Regd. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کے سب سے بڑے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

"ہم یقیناً جانتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں۔ مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے۔ لہذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں۔ کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو خدا تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں۔ لہذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے۔ کہ سچا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے۔" (کتاب البریہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ فروری۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کچھ حرارت ہے۔ اور نزلہ و کھانسی کی شکایتیں بھی ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۱ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی عام صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

لاہور۔ ۲۱ فروری۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو پچھلے دو دن پیشاب میں خون زیادہ آتا رہا۔ آج کمی ہے۔ پیر کے روز گردے کا ایکس رے لیا جائیگا۔ احباب آپکی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

پاکستان کو مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے میں شرکت کی کوئی دعوت موصول نہیں ہوئی

البتہ ٹیکنیکل قسم کی بعض تجویزیں اسے ضرور پیش کی گئی ہیں۔ قاہرہ میں وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

قاہرہ ۲۱ فروری۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے آج قاہرہ میں وزیر اعظم مصر جنرل نجیب اور وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ کہ پاکستان کو مشرق وسطیٰ کے دفاع سے دلچسپی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ پاکستان کو مغربی طاقتوں کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے میں شرکت کی کوئی دعوت نہیں ملی البتہ ٹیکنیکل قسم کی کچھ تجویزیں پیش کی گئی ہیں۔ — چودھری محمد ظفر اللہ خاں کشمیر کے متعلق بات چیت میں شرکت کرنے کے بعد کل رات جنیوا سے قاہرہ پہنچے تھے۔ ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم مصر جنرل نجیب۔ وزیر خارجہ محمود فوزی عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ اور دوسرے سربرآوردہ اشخاص نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ چودھری صاحب قاہرہ میں پانچ روز ٹھیریں گے۔ اور حکومت مصر کے مہمان ہوں گے۔ خیال ہے۔ کہ وہ محمود فوزی اور عبد الخالق حسونہ سے ان معاملات پر بھی بات چیت کریں گے۔ جن سے مصر اور پاکستان کا مشترکہ مفاد وابستہ ہے۔ آپ مصر کے فوجی آفیسرز کے کلب میں بھی تقریر کریں گے۔

نہر سویز سے فوجیں ہٹانے کا مسئلہ

ابتدائی بات چیت شروع ہوگئی۔

قاہرہ ۲۱ فروری۔ نہر سویز سے برطانوی فوجیں ہٹانے کے بارہ میں مصر اور برطانیہ کی آج ابتدائی بات چیت شروع ہوئی۔ وزیر خارجہ محمود فوزی نے بتلایا۔ کہ جنرل نجیب نے برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن سے موجودہ حالات کے بارہ میں بات چیت کی۔ جس میں فوجیں ہٹانے کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

مشرقی بنگال میں پسماندہ طبقوں کی تعلیم

حکومت پانچ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کریگی

ڈھاکہ ۲۱ فروری۔ مشرقی بنگال کے وزیر امداد مسٹر مفیض الدین احمد نے کہا ہے۔ کہ حکومت شیڈولڈ کاسٹ کی تعلیمی ترقی کے لئے پانچ لاکھ روپے سالانہ خرچ کرے گی۔ یہ اعلان انہوں نے کومیلا میں شیڈولڈ کاسٹ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت شہری اور تعلیمی معاملات میں پاکستان کے دوسرے شہریوں اور شیڈولڈ کاسٹ کے لوگوں میں کسی قسم کا امتیاز نہیں برتتی۔ حکومت ترقی کے بڑے بڑے منصوبوں پر بڑی فراخ دلی سے رقمیں خرچ کر رہی ہے۔ حالانکہ آمدنی اس سے بہت تھوڑی ہے۔

ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب کی مراجعت لاہور

ریلوے سٹیشن پر پُرتپاک خیر مقدم

لاہور ۲۱ فروری۔ مکرم جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب ساڑھے تین ماہ تک انگلستان، ہالینڈ، فرانس، سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور لبنان کا دورہ کرنے کے بعد آج شام پاکستان میل کے ذریعہ لاہور واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے افراد خاندان کے علاوہ لاہور [illegible] ریلوے سٹیشن پر جماعت کے بہت سے احباب نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔

سپین کے وزیر خارجہ کی کراچی میں آمد

کراچی ۲۱ فروری۔ اسپین کے وزیر خارجہ سرکاری طور پر فلپائن جاتے ہوئے آج کراچی سے گزرے۔ وہ فارموسا میں جنرل چیانگ کائی شیک سے بھی ملیں گے۔ ۱۱ مارچ کو کراچی واپس آکر وہ یہاں چار روز تک قیام کریں گے۔ اس عرصہ میں وہ حکومت کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔

آسٹریا میں عام انتخابات

آج آسٹریا میں عام انتخابات شروع ہوں گے۔ ملک کے پینتالیس لاکھ عوام ایوان زیریں کی ایک سو پینسٹھ نشستوں کے لئے اپنے نمائندے چنیں گے۔ ملک کی گیارہ جماعتوں کی طرف سے ایک ہزار پانچ سو ستر سٹھ امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔

ظفر اللہ خاں اور جنرل نجیب کی ملاقات کے متعلق احراری اخبار "آزاد" کا گمراہ کن پراپیگنڈہ

وزیر اعظم مصر اور مصری سفیر متعینہ کراچی کے نام ناظر صاحب امور عامہ کا تار

ربوہ ۲۱ فروری۔ (بذریعہ فون) جناب ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے وزیر اعظم مصر اور مصری سفیر متعینہ کراچی کے نام حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

"پاکستانی علماء کے ترجمان اخبار "آزاد" نے اپنی ۲۲ فروری کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ کیا چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب سے مجوزہ ملاقات کسی سازش کا پیش خیمہ اور کسی انقلاب کا دیباچہ نہیں؟ تاکہ اسلامی دنیا پر برطانیہ اور امریکہ کی گرفت کو اور بھی مضبوط بنایا جا سکے؛

ہم چودھری محمد ظفر اللہ خاں یا آزادیٔ مصر کے ہیرو جنرل محمد نجیب کے متعلق علماء کے اس قسم کے خدشات کو قطعاً درست نہیں سمجھتے۔ البتہ ہم جنرل محمد نجیب کو اس ملاقات کے بارے میں ان بے بنیاد شبہات سے مطلع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جن کا اظہار یہ پاکستانی علماء کر رہے ہیں۔"

برطانیہ نے تیل کے جھگڑے کے متعلق نئی تجویزیں پیش کر دیں

طہران ۲۱ فروری۔ ریڈیو طہران نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ نے تیل کا جھگڑا طے کرنے کے لئے کچھ اور تجویزیں پیش کی ہیں۔ ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ امریکی سفیر مسٹر لائے ہینڈرسن نے کل رات ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کی۔ اور یہ تجویزیں پیش کیں۔ ان تجاویز میں سابق اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو معاوضہ دینے کا سوال بھی شامل ہے۔ ریڈیو کی خبر کے مطابق مسٹر ہینڈرسن نے ڈاکٹر مصدق سے کہا ہے۔ کہ اگر معاوضہ کا سوال طے ہو جائے۔ تو امریکہ ایرانی تیل خریدنا شروع کر دے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۳ء

ایک معاصر اور فتنہ پرداز عناصر

ایک معاصر نے روزنامہ "زمیندار" کے اداراتی نوٹ پر جو اس نے "شیعہ سنی اتحاد" کے متعلق لکھا ہے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"فتنہ پرور عناصر جو مسلمانوں کے مختلف گروہوں کو لڑا کر اپنی دوکان چلاتے ہیں ہمارے مخاطب نہیں۔ ہم سنی۔ شیعہ۔ اہلحدیث وغیرہ علماؐ کے اس گروہ سے جو علمائے حق کے زمرہ میں شرکت کے حقدار ہیں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اس امر پر غور کریں۔ کہ اس قسم کے بظاہر بے ضرر مطالبات کتنے عظیم اور خطرناک فتنوں کا باعث بن سکتے ہیں"۔

معاصر نے یہاں علما کے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے خیال میں ایک تو وہ گروہ ہے۔ جن کو وہ فتنہ پرور عناصر سمجھتا ہے۔ اور جو مسلمانوں کے مختلف گروہوں کو لڑا کر اپنی دوکان چلاتے ہیں اور دوسرا گروہ وہ جو اس کے خیال میں علمائے حق کے زمرہ میں شرکت کے حقدار ہیں ان کی خدمت میں معاصر ادب سے گزارش کرتا ہے۔ کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ غور کریں کہ بظاہر بے ضرر مطالبات جو وہ کرتے ہیں۔ دراصل کتنے عظیم فتنوں کا باعث بن سکتے ہیں ؛

ایسے بے ضرر مطالبات سے معاصر کا یقیناً مطلب وہ مطالبات ہیں جو شیعہ عالم جناب علامہ ابن حسن صاحب نے شیعوں کے متعلق کئے ہیں چنانچہ معاصر اسی نوٹ میں لکھ آیا ہے۔ کہ

"اگر اس (علامہ ابن حسن) قسم کے مطالبات شروع ہو گئے تو کل حنفی اور پرسوں اہلحدیث فرقہ کے مسلمان یہ مطالبہ کریں گے کہ ان پر قرآن و حدیث کے صرف اسی مفہوم کا اطلاق ہو جسے وہ صحیح سمجھتے ہیں۔ اور جو ان کے فرقہ کے مخصوص علماؐ کے فہم و ادراک کے مطابق ہو۔ اسی طرح سکولوں میں دینیات کے بارے میں ہر فرقہ کا یہ مطالبہ ہوگا کہ دینیات کی تعلیم اس کے مخصوص عقائد کے مطابق دی جائے"۔

ہم معاصر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ پاکستان میں جو مختلف فرقے موجود ہیں۔ اور جن کا وجود اس نے اپنے اس نوٹ میں تسلیم کیا ہے یہ بھی بالواسطہ تسلیم کیا ہے۔ کہ ان مختلف فرقوں میں عقائد اور قرآن و سنت کی تعبیر میں اتنا بڑا اختلاف ہے۔ کہ اگر ہر فرقہ یہ مطالبات کرنے لگے کہ اس پر قرآن و حدیث کے صرف اس مفہوم کا اطلاق ہو۔ جو اس کے نزدیک صحیح ہے۔ تو یہ ابتری کا باعث ہوگا۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہاں بہت سے فرقے موجود ہیں جن میں باہمی اتنا بڑا اختلاف ہے کہ یہاں سب کے لئے الگ الگ نہ تو قانون بنایا جا سکتا ہے۔ اور نہ سکولوں میں سب کے لئے الگ الگ ان کی تعبیر کے مطابق دینیات کی تعلیم کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔

اس سے دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) یہ سوال پیدا کیوں ہوا؟

(۲) اس کا علاج کیا ہے؟

پہلے سوال کا جواب تو صاف ہے یہ سوال ان فتنہ پرداز عناصر نے پیدا کیا ہے جو مسلمانوں کے مختلف گروہوں کو لڑا کر اپنی دوکان چلاتے ہیں۔ اور جن کو معاصر مخاطب کرنا نہیں چاہتا۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ معاصر ان سے ڈرتا ہے مگر ہماری خواہش ہے کہ اگر معاصر یہاں واقعی فرقہ پرستی کی لعنت نہیں چاہتا تو اسے ان کا ضرور ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ چاہیئے تھا کہ ایسے عناصر کے پورا قلع قمع کے لئے وہ اپنی پوری طاقت سے جہاد کرتا۔ کیونکہ جن کو وہ علمائے حق سمجھ کر ان کے بظاہر بے ضرر مطالبات کا افسوس کرتا ہے۔ وہ اس اول الذکر فتنہ پرداز عناصر کی فتنہ پردازی کی وجہ سے ہی ایسے مطالبات پر مجبور ہوئے ہیں۔ اسلئے جب تک ان فتنہ پرداز عناصر کا قلع قمع پاکستان کے شریف النفس شہری متحد ہو کر نہ کریں گے۔ ایسے جداگانہ مطالبات کا انسداد ناممکن ہے ؛

ہم صاف صاف لفظوں میں یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ جداگانہ مطالبات کا فتنہ مودودیوں اور احراریوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ جنہوں نے اپنے ڈھب کے چند متعصب علماؐ کا ایک ندوہ کراچی میں بلا کر اسلامی اصولوں کی ریاست کے فرقہ پرستانہ بنیادی اصول گھڑے اور اب پھر اسی ندوہ نے اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر دوبارہ بیٹھ کر فرقہ پرستانہ ترامیم کی ہیں۔ اور ہر طرح سے زور لگا رہے ہیں کہ ان کی بات مان لی جائے۔ جس سے خواہ مخواہ شیعوں کو بدگمانی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ اصول ان کے مفہوم کی نفی کرتے ہیں۔

یہی علماء سوء ہیں جنہوں نے آج اختر علی خان کی قیادت میں "ختم نبوت" کے سٹنٹ پر آل مسلم پارٹیز کنونشن بنائی ہوئی ہے۔ اور ملک میں مسلمانوں کے مختلف گروہوں کو لڑانے کے لئے شورش برپا کر رکھی ہے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کی برطرفی اور احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے کے بہانے سے الحاج خواجہ ناظم الدین تماس کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی حرکات کر رہے ہیں کہ جو نہ صرف ننگ انسانیت ننگ اسلام ہیں۔ بلکہ تمام دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا باعث ہونے والی ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ معاصر نے ان فتنہ پرداز عناصر کی تخریبی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے ان کی بیخ کنی کے لئے شرفا پاکستان سے کیوں اپیل کرنا مناسب نہیں سمجھی اور صرف ان کے ذکر سے بیزاری کا اظہار کر کے رہ گیا ہے۔ جب تک اس زہریلے درخت کی جڑ کو نہ اکھاڑا جائے۔ علمائے حق کو جو علمائے حق ہیں اپیل کرنا کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ وہ بے چارے تو اس فتنہ کی وجہ سے مجبور ہیں۔ اگر یہ فتنہ زبردست ہاتھ سے نہ دبایا جائے۔ تو علمائے حق کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں۔ کہ ان کے مخصوص عقائد اور قرآن و سنت کی تعبیر پاکستان میں محفوظ ہے۔ اور ان پر کسی دوسرے فرقہ کی تعبیر نہ ٹھونسی جائے گی ؛

اگرچہ ہماری خواہش ہے اور نہایت جائز اور اہم خواہش ہے کہ معاصر اصل فتنہ کی بیخ کنی کے لئے سخت جہاد کرے۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن ہم اتنا بھی غنیمت سمجھتے ہیں کہ اس نے ان عناصر سے صاف صاف لفظوں میں بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ بعض دوسرے شریف اخباروں سے اتنا بھی نہیں ہو سکا۔

معاصر نے دراصل حقیقی فتنہ کی نبض پر ہاتھ رکھ کر شرفا و ملک و قوم کو متنبہ کر دیا ہے۔ اور ہم نے یہ وضاحت اسی غرض سے کی ہے

(باقی دیکھیں صـ۸ پر)

احمدی احباب کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کا خلاصہ

(الف) تمام جماعتیں فوری طور پر اجلاس بلائیں اور باہم مشورہ کریں کہ

(۱) ان کے مقامی حالات کے مطابق کیا کیا خطرات ممکن ہیں

(۲) خطرات کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں۔

(ب) (۱) جماعتیں باہم اس طرح مشورہ کرنے اور تجاویز سوچنے کے بعد مرکز میں نظارت امور عامہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ کرنے کیلئے صاحب رائے آدمی بھجوائیں۔

(۲) جو آدمی بھجوائے جائیں انکو تمام باتوں کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے جنکا ذکر خطبہ میں کیا گیا ہے

(۳) کوئی احمدی کسی صورت میں بھی اپنی جگہ چھوڑنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اپنی اپنی جگہ تنظیم کیجائے

(۴) ڈاک کے ذریعہ اطلاع بھیجنا فضول ہے

(۵) گورنمنٹ کے حکام کو مطلع رکھیں

(ج) (۱) انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کو بھی اپنی حفاظت کی سکیم میں شامل کر لیں

(۲) دعائیں تواتر کے ساتھ کی جائیں

(۳) احباب اللہ تعالیٰ پر پورا پورا بھروسہ رکھیں اور یقین رکھیں کہ ہم حق پر ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم ہی کامیاب ہوں گے ؛

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۹

جو شخص فساد دنگا اور لڑائی کی تلقین کرتا ہے اس میں یہ جرأت بھی ہونی چاہیئے کہ وہ اسکا اقرار کرے

جماعت اور تنظیم کی غرض یہی ہوا کرتی ہے کہ جماعت کے تمام حصے واقعات سے باخبر رہیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

پچھلے دنوں بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ احراریوں کا کوئی جلسہ لاہور میں ہو رہا تھا کہ وہاں کسی احمدی کے مکان پر سے جلسہ میں پتھر پڑے۔ مجھے نہایت تعجب بھی اور افسوس بھی کہ لاہور کی جماعت نے کوئی صحیح اطلاع ہمیں نہیں پہونچائی

جماعت اور تنظیم کی غرض

یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ تمام حصے جماعت کے واقعات سے باخبر رہیں۔ اگر کسی جماعت کے کارکن اتنی ذمہ داری بھی محسوس نہیں کرتے۔ کہ ایسے اہم معاملات میں مرکز کو صحیح حالات سے اطلاع دے دیں تو اور کسی بات کی ان سے کیا امید ہوسکتی ہے۔ پہلا کام تو یہی ہوتا ہے۔ کہ کسی واقعہ کی مرکز کو اطلاع دے دی جائے۔ باقی کام کرنے بعد میں آتے ہیں۔ مثلاً تم اپنے منہ میں لقمہ ڈالتے ہو۔ تو سب سے پہلے تمہیں یہی چیز محسوس ہوتی ہے۔ کہ تمہارا منہ کہتا ہے کہ لقمہ اس میں آگیا ہے۔ اگر تمہارے منہ کی یہ حالت ہو۔ کہ تم منہ میں لقمہ ڈالو۔ تو تمہارا منہ تمہیں یہ نہ بتائے کہ اس میں لقمہ آچکا ہے۔ تو تم خود ہی سمجھ سکتے ہو۔ کہ پھر کھانا بھی ہضم نہیں ہوسکتا۔

تعجب یہ ہے

کہ نظارت امور عامہ نے بھی ایسی باتیں اخبارات میں پڑھیں۔ لیکن اس نے ان کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کی۔ اس نے لاہور کی جماعت کے افسروں سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کس مرض کی دوا ہیں۔ وہ کس کام کے لئے ہیں۔ اور انجمن کس بلا کا نام ہے۔ ایک واقعہ مشہور ہوتا ہے۔ اور اخبارات میں چھپتا ہے لیکن مقامی جماعت مرکز کو اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں دیتی۔

بہرحال ایک خبر بعض اخبارات میں چھپی ہے۔ اور کچھ ہمیں افواہیں پہونچی ہیں۔ مثلاً ایک خبر تو یہ پہونچی ہے۔ کہ کسی پاس کے گھر سے کسی احمدی نے جلسہ پر پتھر مارے۔ اور ایک خبر یہ پہونچی ہے۔ کہ کسی پاس کے گھر سے بعض گھریلو اختلافات اور جھگڑوں کی وجہ سے جلسہ پر پتھر پڑے لیکن ساتھ کے احمدی کو بدنام کر دیا گیا۔ پھر ایک خبر یہ بھی پہونچی ہے۔ کہ پتھر ایک احمدی کے گھر سے ہی پڑے ہیں۔ لیکن پتھر مارنے والا ایک پاگل لڑکا تھا۔ جو کچھ عرصہ پاگل خانہ میں بھی رہ چکا ہے۔ اس نے شور سے گھبرا کر پتھر مارے۔ بہرحال چونکہ ہمیں کوئی صحیح روایت نہیں پہونچی۔ اور باوجود اس واقعہ پر اتنے دن گزر جانے کے نہ مقامی جماعت کو اپنے

فرض کا احساس

ہوا ہے۔ اور نہ مرکزی ادارے نظارت امور عامہ کو اپنے فرض کا احساس ہوا ہے۔ کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کرتا۔ اس لئے اس پر مزید خاموشی بھی اختیار نہیں کی جاسکتی۔ اگر پتھر پھینکنے والا ایسا آدمی تھا جو احمدی جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور اس نے یہ فعل بعض گھریلو جھگڑوں اور اختلافات کی بناء پر کیا ہے۔ تو ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ آپ آپس میں سمجھ لیں۔ اور اگر وہ کسی احمدی کا لڑکا تھا۔ اور اس کا پاگل ہونا ثابت ہو۔ اور پھر یہ روایت بھی ثابت ہو کہ وہ ایک عرصہ تک پاگل خانہ میں بھی رہ چکا ہے۔ تو یہ افسوسناک امر تو ضرور ہے لیکن ایک پاگل لڑکے کے فعل پر سمجھدار لوگوں کا شور مچانا کوئی پسندیدہ امر نہیں۔ جو شخص ایک پاگل لڑکے کی حرکت پر جوش میں آجاتا ہے۔ وہ خود بھی عقل کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ لیکن اگر تیسری روایت درست ہے کہ ایک سمجھدار اور عقلمند احمدی نے یہ فعل کیا ہے تو صاف بات ہے کہ

ہمارا فرض

ہے کہ ہم اس شخص کے اس فعل سے اپنی براءت کا اظہار کریں۔ اسلام کسی پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی عقلمند اور سمجھدار احمدی نے یہ فعل کیا ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ وہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جلسہ میں گالیاں دے رہے تھے۔ اس وجہ سے اسے جوش آگیا۔ لیکن قرآن کریم میں یہ مذکور ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر مومن کیا کریں۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ اگر کسی مجلس میں کوئی شخص جہالت کی باتیں کرے۔ تو تم اس مجلس سے اٹھ کر آجاؤ۔ یہ نہیں کہ تم اس پر حملہ کر دو۔ پس جہاں تک گالی گلوچ کا سوال ہے۔ گالی گلوچ کرنے والا اپنے

اخلاق کا مظاہرہ

کرتا ہے۔ ایک مومن کو یہ حق نہیں پہونچتا۔ کہ وہ اس سے لڑنے لگ جائے۔ مومن کے لئے قرآن کریم یہ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ وہ اس مجلس کو چھوڑ کر چلا جائے۔ اگر وہ اس مجلس میں نہیں۔ بلکہ وہ دوسری جگہ ہے۔ اور وہاں اسے آواز آتی ہے۔ تو وہ کچھ وقت کے لئے گھر خالی کرکے چلا جائے۔ اور اگر اسے یہ خیال ہو۔ کہ گھر چھوڑنے کی وجہ سے ممکن ہے کہ دشمن حملہ کرکے اسے لوٹ لے۔ تو وہ کانوں میں روئی ڈال لے۔ بہرحال قرآن کریم نے یہ کہا ہے کہ مومن ایسی مجلس سے اٹھ کر چلا جائے۔ چاہے وہ اٹھ کر جانا جسمانی طور پر ہو یا عقلی اور فکری طور پر ہو۔ مثلاً کانوں میں روئی ڈال لینا بھی مجلس میں اٹھ کر چلے جانے کے برابر ہے اس کے سوا اور کوئی بات جائز نہیں۔ پس اگر تیسری روایت درست ہو کہ کسی سمجھدار اور عقلمند احمدی نے یہ فعل کیا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس نے یہ فعل

احمدیت کی تعلیم

کے خلاف کیا ہے۔ اس نے صرف قانون وقت کو ہی نہیں توڑا۔ بلکہ قانون شریعت (جو دائمی ہے اور اسی پر انسانی زندگی کا انحصار ہے) کو بھی توڑا ہے۔ احمدیت اس کے اس فعل کو کس صورت میں بھی جائز قرار نہیں دیتی۔ جو فعل اسلام کے خلاف ہے۔ وہ احمدیت کے بھی خلاف ہے۔

اس کے بعد میں پچھلے جمعہ کے خطبہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے گزشتہ جمعہ کے خطبہ کے متعلق احراریوں اور ان کے ساتھیوں نے شور مچایا ہے۔ کہ دیکھو امام جماعت احمدیہ نے جماعت کو تلقین کی ہے۔ کہ تم اپنی جگہوں پر دشمن سے لڑتے ہوئے مارے جاؤ۔ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ ایک تقریر کے نتیجہ میں کہا تھا۔ جو اس پارٹی کے جو ہمارے خلاف شور مچا رہی ہے ایک لیڈر نے کی تھی۔ میں تو اس وقت وہاں موجود نہیں تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اس کی یہ تقریر اخبارات میں چھپی ہے۔ اس لیڈر نے کہا تھا کہ اگر حکومت نے احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے متعلق جلد کوئی انتظام نہ کیا۔ تو پاکستان میں وہی کچھ ہوگا۔ جو مشرقی پنجاب میں ہوا تھا۔ اس نے قانون کی زد سے بچنے کے لئے یہ الفاظ بولے تھے۔ ورنہ مشرقی پنجاب میں یہی ہوا تھا۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں نے جو اکثریت میں تھے مسلمانوں کو مارا تھا۔ ان کے گھروں کو لوٹا تھا۔ اور ان کی جائدادوں کو جلایا تھا۔ یہی بات اب بھی احراری اور ان کے ساتھی کرنا چاہتے ہیں۔ اب اس کے

جواب کی دو ہی صورتیں

ہیں۔ اول یہ کہ وہ کہہ دیں کہ ہم نے یہ نہیں کہا۔ اخبارات نے اگر یہ بیان شائع کیا ہے۔ تو غلط شائع کیا ہے اور اگر وہ یہ بات شائع کر دیں۔ تو بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہوسکتی ہے کہ وہ کہہ دیں۔ ہم نے کہا تو یہی تھا۔ لیکن مشرقی پنجاب میں تو مسلمانوں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے تھے۔ ان کا اعزاز اور اکرام کیا گیا تھا۔ اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے گئے تھے۔ مسلمانوں کو ہندوؤں نے مارا پیٹا تو نہیں تھا۔ پس جس طرح مشرقی پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کا اعزاز اور احترام کیا تھا۔ اسی طرح پاکستان میں بھی احمدیوں

کا اعزاز اور احترام کریں گے۔ تم نے مارنا لوٹنا اور جلانا کہاں سے نکال لیا ہے۔ اگر وہ ایسا کہیں تو تب بھی ایک بات ہے۔ مگر کوئی تیسرے معنے (جن کا اس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں) نکالنے کہاں جائز ہیں۔ یا تو کہنے والے نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ یا کہی تھی اس صورت میں ہمارا علم یہی ہے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو مارا گیا۔ اور ان کے گھروں کو لوٹا گیا۔ بلکہ تیسری بات یہ بھی تھی کہ مسلمان عورتوں کی عصمت دری بھی کی گئی۔ میں نے اس بات کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ ورنہ مجھے کہنا چاہئے تھا۔ کہ اس لیڈر نے اشارۃً

مسلمانوں کو تلقین

کی ہے۔ کہ تم احمدیوں کو مارو۔ ان کے مکانوں کو لوٹو اور ان کی عورتوں کی عصمت دری کرو۔ اور ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اُس نے فی الواقع مسلمانوں کو احمدیوں کی عورتوں کی عصمت دری کرنے کی تلقین کی تھی کیونکہ اس کے بعد سکھر ہل میں ہمیں معین صورت میں یہ شہادت ملی ہے۔ کہ احمدیوں کے گھروں میں رقعے ڈالے گئے اور انہیں کہا گیا کہ تم اپنے عقیدہ سے باز آجاؤ۔ ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائیگا اور تمہاری عورتوں کی عصمت دری کی جائے گی۔ پھر اس کا مزید ثبوت یہ ملتا ہے۔ کہ وہی مولوی جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے ایسا کہا۔ اُس نے جھٹ

غنڈوں کے خلاف جلسے

کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ تاکہ گورنمنٹ پر یہ ظاہر کیا جاسکے۔ کہ وہ تو غنڈہ گردی کے خلاف ہیں اگر یہ واقعہ نہیں تھا کہ احمدیوں کو ان کی عورتوں کی عصمت دری کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ تو اس کے فوراً بعد غنڈوں کے خلاف جلسے کرنے کا کیا مطلب ہے۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر حکومت پاکستان نے احمدیوں کو اقلیت قرار نہ دیا۔ تو یہاں وہی کچھ ہوگا۔ جو مشرقی پنجاب میں ہوا۔ اور مشرقی پنجاب میں کیا ہوا یہ مسلمانوں کے متفقہ تجربہ سے ثابت ہے۔ پھر دوسری طرف احمدیوں کے گھروں میں رقعے گرنے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تیسری طرف غنڈہ گردی کے خلاف جلسے کئے جاتے ہیں۔ ان تینوں باتوں کو ملا کر دیکھ لو۔ تو اس کا وہی نتیجہ نکل آتا ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ آخر غنڈہ گردی آج تو شروع نہیں ہوئی۔ پھر ایسی تقریروں کے بعد فوراً غنڈہ گردی کے خلاف جلسے کیوں شروع کر دیئے گئے۔ صاف بات ہے۔ کہ قانون کی زد سے بچنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ ورنہ آج سے ایک ماہ پہلے بھی لاہور میں بے ایمان اور بد معاش لوگ عورتوں کی بے حرمتی کرتے تھے۔ آج سے ایک سال پہلے بھی لاہور میں بے ایمان اور بد معاش لوگ عورتوں کی بے حرمتی کرتے تھے۔ آج سے دو سال پہلے بھی لاہور میں بے ایمان اور بد معاش لوگ عورتوں کی بے عزتی کرتے تھے۔ آج سے اڑھائی سال پہلے بھی لاہور میں بے ایمان اور بد معاش لوگ عورتوں کی بے حرمتی کرتے تھے۔ تم اخبارات کو دیکھ لو۔ ان میں یہ واقعات چھپتے رہے ہیں کہ فلاں جلسے میں غنڈوں نے عورتوں کی بے حرمتی کی۔ فلاں باغ میں غنڈوں نے عورتوں کی بے حرمتی کی۔ اُس وقت تو غنڈوں کے خلاف تقریریں نہیں کی جاتی تھیں۔ لیکن اب ادھر تو یہ تقریر ہوئی ہے کہ اگر حکومت نے احمدیوں کو اقلیت قرار نہ دیا۔ تو یہاں وہی کچھ ہوگا۔ جو مشرقی پنجاب میں ہوا۔ اور معاً بعد احمدیوں کے گھروں میں رقعے پڑنے شروع ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی غنڈہ گردی کے خلاف تقریریں شروع کر دی گئیں۔ اس کے

صرف یہی معنے تھے

کہ چونکہ ہم نے تحریک کی ہے کہ احمدیوں کے گھروں کو لوٹ لو۔ انہیں قتل کر دو۔ ان کی عورتوں کی عصمت دری کرو۔ اس لئے اگر ایسا کیا گیا۔ تو یہ نہ ہو کہ حکومت ہمیں پکڑ لے۔ اس لئے انہوں نے غنڈوں کے خلاف جلسے کرنے شروع کر دیئے۔ تا گورنمنٹ پر ظاہر کیا جائے۔ کہ ہم مسلمانوں کے اس فعل کے خلاف ہیں۔ حالانکہ سیدھی بات ہے۔ یا تو یہ کہہ دو۔ کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی۔ ہم بھی کہہ دیں گے کہ احراریوں اور ان کے ساتھیوں کا ارادہ فساد کا نہیں ہے۔ ہم ان پر بدظنی نہیں کرتے۔ وقت آنے پر دیکھا جائیگا۔ لیکن اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے۔ اور ابھی تک انہوں نے اس کی کوئی تردید نہیں کی بلکہ ان

باتوں کے آثار

شروع ہو گئے ہیں۔ احمدیوں کے گھروں میں رقعے پڑنے لگ گئے ہیں۔ کہ تم کو قتل کیا جائے گا۔ اور تمہاری عورتوں کی بے حرمتی کی جائے گی۔ اور پھر قانون کی زد سے بچنے کے لئے غنڈہ گردی کے خلاف جلسے بھی منعقد کرنے شروع کر دئے گئے ہیں۔ تو ہم نے اگر یہ مفہوم لے لیا کہ احراری احمدیوں کو قتل کرنے ان کے گھروں کو لوٹنے۔ ان کی عورتوں کی عصمت دری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ بہادری سے ایسے حملہ آوروں کا مقابلہ کریں اور اپنی جگہ نہ چھوڑیں تو کیا ہوا کہا تم ایک بات کہتے ہو۔ پھر اس کی تردید بھی نہیں کرتے۔ تو ہم اس سے یہ مفہوم نہ لیں۔ تو کیا کریں۔ یہ بات تو ویسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں ایک بنیا تھا۔ اس کی دوکان پر چور آگیا۔ وہ گھر سے باہر سودا لینے گیا تھا۔ اُسے پتہ لگ گیا کہ دوکان کے اندر چور گھس گیا ہے۔ اس نے باہر سے زنجیر لگا لی۔ چور نے سمجھا کہ بنئے بے وقوف ہوتے ہیں۔ میں اگر اسے دھوکہ دوں۔ تو یہ مجھے چھوڑ دے گا۔ دوکان کے اندر کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ اگر میں یہ ظاہر کروں کہ میں بلی ہوں تو بنیا دروازہ کھول دے گا۔ اور میں باہر نکل جاؤں گا۔ چنانچہ اس نے دروازہ کے ساتھ پنجہ مار کر میاؤں میاؤں کی آواز نکالنی شروع کر دی۔ شاید اسے خیال ہو کہ وہ بلی کی آواز اچھی طرح نکال سکتا ہے۔ مگر بنیا ہوشیار تھا۔ اس نے میاؤں میاؤں کی آواز سنی تو کہا کوئی بات نہیں۔ صبح ہو گی تو میں پنچوں کو بلاؤں گا۔ اگر پنچ کہیں گے کہ یہ بلی ہے تو میں بھی مان لوں گا کہ بلی ہے۔ اسی طرح یہاں

تین چیزیں

جمع ہیں ان کو دیکھ کر اگر پانچ عقلمند اور شریف آدمی یہ کہہ دیں کہ اگرچہ کہا تو یہی گیا تھا کہ اگر احمدیوں کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو یہاں وہی کچھ ہوگا جو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں ہندوؤں میں ہوا تھا مگر مشرقی پنجاب میں ہوا تو یہی تھا کہ مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ اُن کے مکان لوٹ لئے گئے۔ ان کی جائدادوں کو جلایا گیا۔ ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی گئی) اور اس کے بعد احمدیوں کے گھروں میں رقعے بھی پھینکے جانے شروع ہو گئے۔ اور اس کے بعد غنڈہ گردی کے خلاف تقریریں بھی شروع ہو گئیں ہیں لیکن ان سب کا مطلب یہی ہے کہ یہاں بالکل امن رہے گا۔ فساد نہیں ہوگا۔ تو ہم بھی پنچوں کی بات مان لیں گے۔ لیکن اگر ان باتوں کو دیکھ کر پانچ عقلمند اور شریف آدمی یہ کہیں کہ ان الفاظ کے ذریعہ مسلمانوں کو

شرارت کی تلقین

کی گئی ہے۔ انہیں کہا گیا ہے۔ کہ احمدیوں کو مارو۔ ان کے گھروں کو لوٹو ان کی عورتوں کی بے حرمتی کرو۔ تو ہم مجبور ہیں۔ کہ بلی کو بلی اور چور کو چور سمجھیں۔ جو شخص فساد۔ دنگا اور لڑائی کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس میں یہ جرأت بھی تو ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اعلان کرے کہ ہم ایسا کریں گے۔ مثلاً غیر احمدی یہ کہتے ہیں کہ جہاد کے یہ معنے ہیں کہ غیر مسلم حکومتوں سے بلاوجہ لڑ پڑو۔ اور وہ اپنا یہ عقیدہ کھلے بندوں بیان کرتے ہیں۔ مودودی صاحب نے تو خوب زور سے اس پر مضمون لکھے ہیں۔ ایسی حالت میں کوئی شخص انہیں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ دھوکہ کر رہے ہیں۔ لیکن جب وہ ایک طرف ایسی باتیں کرتے ہیں جن میں فساد کی تلقین کی گئی ہے۔ اور دوسری طرف ان پر

پردہ ڈالنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ تو کہنا پڑتا ہے کہ وہ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ہم اقلیت ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن پاکستان میں اور اقلیتیں بھی تو ہیں۔ پاکستان میں عیسائی بستے ہیں۔ ہندو بستے ہیں۔ بُدھ بستے ہیں۔ ان کے علاوہ اور قومیں بھی بستی ہیں۔ تم جنہیں چاہو اقلیت قرار دے لو۔ لیکن انہیں یہ معلوم بھی تو ہونا چاہیئے۔ کہ ان سے کیا سلوک ہوگا۔ کیا انہیں مار دیا جائے گا لوٹا جائے گا۔ اور ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی جائیگی؟ یا انہیں امن سے رہنے دیا جائے گا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ مارے جائیں یا نہ مارے جائیں۔ لیکن جب تم ایسا کرو گے۔ تو دنیا سے کس سلوک کی امید کرو گے۔ دنیا اس اعلان کے بعد خود فیصلہ کر لے گی۔ کہ ایسے عقیدے رکھنے والوں کے خلاف کیا سلوک کیا جانا چاہیئے۔

واقعہ صرف اتنا ہے

کہ احراریوں کے ایک لیڈر نے تقریر کی ہے۔ اخبارات میں چھپا ہے کہ اس نے کہا کہ اگر حکومت نے ہمارے مطالبات کو پورا نہ کیا تو یہاں وہی حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جو مشرقی پنجاب میں پیش آئے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ ان کے گھروں کو لوٹا گیا۔ ان کی جائدادوں کو جلایا گیا۔ ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ جب تک یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ ہم مجبور ہیں کہ ہم ان سے یہ نتیجہ نکالیں۔ کہ احمدیوں کو مارا جائے گا۔ ان لوٹا جائے گا۔ اور ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی جائے گی۔ ورنہ تم ان الفاظ کا انکار کر دو یا تو تم یہ کہو۔ کہ ہم نے ایسا نہیں کہا۔ اور یا یہ کہو۔ کہ مشرقی پنجاب میں ایسا نہیں ہوا۔ تو پھر ہم بھی اپنا نظریہ بدل لیں گے۔ اور سمجھ لیں گے کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ ہم نے سنا تھا کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ظلم ہوا تھا۔ لیکن اب پتہ لگتا ہے کہ وہاں مسلمانوں کی عزت کی گئی تھی۔ ان سے پیار کیا گیا تھا۔ ان کا احترام کیا گیا تھا۔ اب مسلمان جو اکثریت میں ہیں۔ وہی اعزاز اور احترام احمدیوں کا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو جو نتیجہ میں نے نکالا وہ درست ہی نہ تھا۔ بلکہ جو گند اس تقریر میں تھا۔ اسے پوری طرح اس خطبہ میں بے نقاب نہیں کیا گیا تھا۔

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ "ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے" مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں فرماتیں۔

لہٰذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال)

کھوئی ہوئی متاع ایمان کو واپس لینے کا طریق

(از مکرم عبدالحق صاحب شاکر نائب وکالت مال تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید میں شامل ہونے والے مجاہدین کرام! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی سعادت بخشی ہے یہ اس کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے کہ ایک لمبا عرصہ آپ نے اس جہاد میں اپنی مالی قربانیوں کو اشاعت اسلام کی خاطر خدا تعالیٰ اور اس کے موعود خلیفہ محمود المصلح الموعود کے حضور پیش کر کے دنیا پہ یہ ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے۔ اور اپنے پیارے آقا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا کے چپہ چپہ پر قائم کرنا ہے۔ سو آج خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا آپ کی ان قربانیوں کے نتائج ظاہر ہوتے دیکھ رہی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود نے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے اس مالی جہاد میں اپنی توفیق کے مطابق ایک لمبا عرصہ اپنی قربانیوں کو پیش کیا ہے ان کے نام تاریخی طور پہ محفوظ رکھے جائیں۔ جیسا کہ حضور اپنے تازہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء میں فرما چکے ہیں کہ:۔

"اگرچہ یہ چندہ جاری رہے گا لیکن جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان کے نام ریکارڈ میں محفوظ کر لئے جائیں۔ میرا ارادہ ہے کہ انیس سال کے اختتام پہ ایک رسالہ شائع کیا جائے اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں انیس ۱۹ سال تک مدد دی اور پھر وہ رقم بتائی جائے جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی۔ اس طرح آئندہ بھی اس رنگ میں مختلف اوقات میں مختلف طریقے استعمال کئے جائیں جن سے ان لوگوں کے نام بطور یادگار محفوظ کر لئے جائیں گے۔ تا بعد میں آنے والے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں اور ہم آئندہ آنے والوں کے سامنے ان لوگوں کی مثال پیش کر سکیں۔"

حضور کی اس ہدایت کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ وکالت مال تحریک جدید انیس ۱۹ سال کے خاتمہ پہ ایک رسالہ شائع کرے گی جس میں انیس ۱۹ سالہ مجاہدین تحریک جدید کے نام معہ ان کی قربانیوں کے درج کئے جائیں گے۔ اگر آپ کسی غفلت یا کوتاہی کی وجہ سے اس انیس سالہ دور میں سے ایک یا دو یا چار سال خالی رہ گئے ہوں اور ادا نہ کر سکے ہیں یا پھر پہلے دس سال قربانی کر کے اپنی کسی مجبوری یا معذوری کی وجہ سے رک گئے ہوں تو آپ مایوس نہ ہوں بلکہ اپنے خدا پہ کامل یقین اور بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی گزشتہ خامیوں کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

آئیے ہم اپنے قادر اور توانا خدا کے دربار میں جائیں اور اپنے محسن اور مشفق آقا سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے بتائے ہوئے علاج کے ماتحت اپنی ہر قسم کی کمزوریوں اور معذوریوں کو اس کے سامنے رکھیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"پس ہر وہ شخص جس نے ایک یا دو یا زیادہ سال تحریک جدید کی قربانی کی توفیق پائی۔ لیکن آج اس کے دل میں انقباض پیدا ہو رہا ہے یا وہ اس بشاشت کو محسوس نہیں کرتا جو گزشتہ یا گزشتہ سے پیوستہ سال میں اس نے محسوس کی تھی اسے ہمارے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے چاہیئے کہ خلوت کے کسی گوشہ میں خدا کے سامنے اپنے ماتھے کو زمین پہ رکھ دے اور جو خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو اس کی مدد سے گریہ زاری کرے یا کم از کم گریہ زاری کی شکل بنائے اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر کہے کہ اے میرے خداوند! نے بیج بوئے اور ان کے پھل تیار ہونے لگے وہ خوش ہیں کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے خاندان کے لئے روحانی باغ تیار ہو رہے ہیں۔ پر اے میرے رب میں دیکھتا ہوں کہ جو بیج میں نے لگایا تھا۔ اس سے تو کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ نہ معلوم میرے گھر کا کوئی پرندہ اسے کھا گیا ہے یا میری جنت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا یا میری کوئی مخفی شامت اعمال ایک پتھر بن کر اس پہ بیٹھ گئی۔ اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی۔ اے خدا میں اب کیا کروں کہ جب میرے پاس تھا میں نے بے احتیاطی کی اور اسے اس طرح خرچ نہ کیا کہ نفع اٹھاتا۔ مگر آج تو میرا دل خالی ہے۔ میرے گھر میں ایمان کا کوئی دانہ نہیں کہ میں بو دوں۔ اے خدا! میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیا کر دے اور میری کھوئی ہوئی متاع ایمان مجھے واپس عطا کر اور اگر میرا ایمان ضائع ہو چکا ہے تو اپنے خزانہ سے اور اپنے ہاتھ سے اپنے گنہگار ہوتے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما اور میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں اور ہمارا قدم ہمارے سچی اور اعلیٰ قربانی کرنے والے بھائیوں کے مقام سے پیچھے ہٹ کر نہ پڑے بلکہ تیرے مقبول بندوں کے کندھوں کے ساتھ ہمارے کندھے ہوں۔ اے خدا بہت ہیں جو اعمال کے زور سے تیرے فضل کو کھینچ لائیں۔ پھر ہم کیا کریں۔ کہ ہمارے اعمال بھی اڑ گئے۔ تیرا رحم۔ کیا تیرا بے انتہا رحم عنایت میں نہ آئے گا۔ اور ہم جیسے کچھ بندوں کو بے عمل ہی اپنے فضل کی چادر میں چھپائے گا۔"

"مولانا نونکاتی صاحب" کی آنیوالی حکومت

(منقول از ہفت روزہ المصلح کراچی ۱۲-۱۸ فروری ۵۳ء)

"مولانا معاف فرمائیں آپ کی طرح مجھے بھی ایک فکر لاحق ہے یعنی آپ کو تو بڑے زوروں سے یہ فکر لاحق ہے کہ جماعت احمدیہ کو حکومت سے اقلیت قرار دلا کر دم لیا جائے۔ اور مجھے یہ فکر ہے کہ اس سے بنے گا کیا؟

مثلاً گورنر جنرل اور ان کی کابینہ سے اگر آپ خدانخواستہ یہ مطالبہ پورا بھی کروالیں کہ چلو آج سے یہ احمدی اقلیت قرار دے دیئے جائیں اور دوسری طرف یہ احمدی بھی۔ جیسا کہ ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے خواہ آپ کے خیال کے مطابق دل سے نہ سہی لیکن ظاہرا خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایمان رکھنے اور اس کا اقرار کرنے سے باز آتے نظر نہیں آتے۔ ایسے ہی اگر یہ روز بروز ان کا آپ کے خیال کے مطابق خواہ ظاہرا ہی ہو قائم رہا (۱) یہ مسلمان کہلاتے رہیں (۲) تبلیغ کرتے رہیں (۳) قرآن کریم پڑھتے رہیں (۴) نمازیں قبلہ رخ ہو کر پڑھتے رہیں (۵) مساجد بناتے رہیں (۶) شادیاں بیاہ نکاح جنازے اسلامی طریق پہ جاری رکھیں اور غضب یہ کہ اپنے مردوں کے نام محمد احمد۔ محمد دین۔ انوار رسول۔ عبد علی۔ محمد عمر۔ عثمان احمد اور عورتوں کا نام فاطمہؓ۔ عائشہؓ۔ خدیجہؓ رکھتے چلے گئے۔ اور یہ کبھی باز نہیں آئیں گے تو پھر آپ کیا کریں گے؟

کیا پھر ایک دوسرا حکم گورنر جنرل اور کابینہ سے پاس کرائیں گے کہ کوئی احمدی کلمہ نہ پڑھے۔ اور نہ ہی مسلمان کہلائے (۲) کوئی احمدی تبلیغ نہ کرے عیسائی اور بہائی مذہب والے جواب بھی کر رہے ہیں وہ بیشک کرتے رہیں (۳) کوئی احمدی قرآن کریم کے لفظ کو زبان پہ نہ لائے اور پھر نہ مانیں۔ تو کیا پھر۔ قرآن پڑھنے کے جرم میں زبانیں نکالی جائیں گی اور ہاتھ لگانے سے ہاتھ کاٹے جائیں گے گویا لوگ وید انجیل۔ تورات گرنتھ صاحب اور شاستر کا پاٹھ تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ملاں کی حکومت میں قرآن کریم کی تلاوت عام نہ ہوگی بلکہ مولوی صاحب کی اجازت اور حکم سے ہوگی (۴) اسلام کی مقرر کردہ نماز احمدی نہیں پڑھ سکتے اور نہ مسلمانوں کے قبلہ کی طرف منہ کر سکتے ہیں اور نہ مساجد بنا سکتے ہیں نونکاتی گویا نماز بند کرنے اور جاری کرنے کا حکم مولوی صاحب کے تصرف میں ہوگا۔ اگر کسی احمدی نے رات کو چوری مسجد بنا دی تو صبح سویرے مولوی نونکاتی صاحب کے حکم سے بسم اللہ پڑھ کر شہید ہوگی اور احمدیوں کو مسجدوں سے باہر نکال دیا جائے گا۔ کیونکہ اب یہ خدا کا گھر نہیں رہے گا۔ مولوی نونکاتی کا گھر ہوگا۔ جسے چاہیں اسے اس گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی (۵) ایسے ہی کیا احمدیوں کو حکم ملے گا کہ مسلمانوں کی شریعت کے مطابق نہ شادی نکاح کریں۔ نہ ایسا کوئی اور کام کریں جس سے شریعت اسلامی پاکستان میں رواج پا جائے (۶) اور محمد احمد۔ دین محمد۔ علی محمد۔ بدل بدل کر ان کے نام مولوی صاحب خود رکھیں گے۔ یعنی ڈیوڈ۔ رام لعل پیمانند۔ اور ایسے ہی عائشہؓ۔ خدیجہ اور فاطمہؓ کا نام بھی بدل کر ہندو اور عیسائی نام رواج پائیں گے یعنی مسلمانوں کے نام مٹا کر کافروں کے نام جاری کریں گے اور حکومت پاکستان بھی ان کا ساتھ دیگی ورنہ لوگ مانیں گے نہیں۔

یہ ہے مولوی نونکاتی حکومت کا کام

اور سوائے ان نام نہاد مولویوں کی حکومت کے اور کوئی ایسا کر بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ اسی مہذب طبقے کا مطالبہ ہے کہ اب اقلیتیں بنا کر اور پاکستان کو ایک مولویانہ معیاری ریاست بنا کر دم لیں گے۔"

(خاکسار چنگوی)

درخواست دعاء

مکرم سید طفیل محمد شاہ صاحب مصنف "راہنمائے تبلیغ" (سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گوجرہ) بخار ٹائیفائڈ ونمونیا بیمار رہ کر اب کچھ صحت یاب ہیں لیکن کمزور بہت ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور مزید خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین (محمد یعقوب رتن باغ لاہور)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں فضل دین صاحب مورخہ ۸ فروری ۵۳ء بوقت نماز ظہر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صحابہ اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

بشیر احمد ڈرائیور چک سکندر ضلع گجرات

مالی وسعت رکھنے والے احباب سے اپیل

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس جنرل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ربوہ)

ہماری جماعت کے وہ دوست جنہیں اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق بخشی ہے۔ وہ سالہا سال تک مرکز میں رہنے والے غرباء کی غلہ سے امداد کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین لیکن غلہ کی گرانی جتنی اس سال ہوئی ہے۔ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اس وقت آٹا پونے دو سیر فروخت ہو رہا ہے اور مرکز میں بعض ایسے غرباء نہایت تنگدستی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بہت سے ایسے بھائی ہیں۔ جن کی قلیل آمد اتنی گرانی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مکرمی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ اگر حضور غرباء کی امداد کے لئے غلہ کے واسطے کچھ رقم مد زکوٰۃ سے عطا فرما دیں اور کچھ رقم مالی وسعت رکھنے والے احباب سے اپیل کر کے جمع کر لی جائے۔ تو اس شدید قحط کے ایام میں غرباء کی تکلیف کافی حد تک دور ہو سکتی ہے۔ حضور نے اس تجویز کو پسند فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "اچھی بات ہے" اس لئے میں ان دوستوں سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی دی ہے۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ اور نیکی کے اس مقام عالی کو حاصل کریں جو مطابق آیت "او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ"

قحط اور بھوک کے ایام میں جب لوگوں کو اپنے لئے کھانا مہیا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ قریبی یتامیٰ اور فقر و فاقہ میں مبتلا مساکین کے واسطے کھانا مہیا کرنے والوں کے لئے مقدر ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے یہ سوال کرے گا

استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین (الحدیث)

کہ میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ وہ جواب دیگا۔ اے میرے رب میں تجھے کیسے کھانا دے سکتا تھا جبکہ تو رب العلمین ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ کیا تجھے یہ علم نہیں ہوا تھا۔ کہ میرا فلاں بندہ کھانے کیلئے محتاج ہے۔ اور اس نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا مگر تو نے اسے کھانا نہ دیا۔ اور اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا تو تو اسے یعنی اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

میں انہی چند الفاظ پر اکتفا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ کے دل میں اس کار خیر کے لئے تحریک فرمائے۔ اور اس اپیل پر لبیک کہنے والوں کو زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام بمد امانت جنرل پریذیڈنٹ "ربوہ" کے نام ارسال فرمائیں۔ اور "امداد غلہ برائے غرباء" کی تصریح فرمائیں۔

اپنی جماعتوں کی رائے سے جلد مطلع کریں

مجلس مشاورۃ ۱۹۵۲ء میں سب کمیٹی امور عامہ اور بہشتی مقبرہ کی رپورٹ کا وہ حصہ جو امور عامہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اور پیش نہیں ہو سکا تھا۔ نقل کر کے پراونشل اور امراء ضلع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ماہ جون ۱۹۵۲ء میں بھیج کر عرض کیا گیا تھا۔ کہ آپ اپنی جماعتوں کی رائے معلوم کر کے جلد بھجوائیں۔ اس کے بعد ایک بار بذریعہ ڈاک اور پھر بذریعہ اخبار الفضل دو بار یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ لیکن اس وقت تک مندرجہ ذیل امراء ضلع اور صوبہ کی طرف سے کوئی رائے نہیں آئی۔ یا بعض اضلاع کی کسی کسی جماعت سے رائے بھجوائی گئی ہے۔ لہذا یہ پھر بھی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ امراء صاحبان ضلع و صوبہ جلد از جلد مطلوبہ رائے اپنی اور اپنے ضلع کی جماعتوں کی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا حضور کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ حاصل کیا جائے۔

(۱) مندرجہ ذیل امراء ضلع اور صوبہ نے رائے نہیں بھجوائی!

سیالکوٹ۔ لاہور۔ منٹگمری۔ جہلم۔ مظفر گڑھ۔ میانوالی۔ ڈیرہ غازیخاں۔ کراچی۔ ریاست بہاولپور۔ کوئٹہ بلوچستان۔ صوبہ سرحد۔

(۲) مندرجہ ذیل اضلاع سے صرف مقامی جماعت نے اپنی رائے بھجوائی ہے باقی اپنے ضلع کی جماعتوں کی نہیں بھجوائی

گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔

(۳) ضلع ملتان سے صرف کبیر والہ۔ لودھراں اور خانیوال کی رائے بھجوائی گئی ہے۔ ملتان خاص سے بھی رائے نہیں آئی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تربیت اولاد پر ایک مختصر رسالہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

میں نے ایک مختصر سا رسالہ تربیت اولاد کے متعلق لکھا ہے۔ جو دراصل ایک سابقہ مضمون کی نظر ثانی کے ذریعہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کا حجم چھپنے پر غالباً سولہ یا بیس صفحات کا ہوگا۔ خدا کے فضل سے یہ رسالہ اولاد کی تربیت کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور احمدی ماؤں کے لئے ایک بہت عمدہ ہدایت نامہ ہے۔ اگر کوئی ادارہ یا دوست اس رسالہ کو چھاپنا چاہے۔ تو ان کی طرف سے حسن انتظام کی تسلی ہونے پر ان کی خدمت میں ہدیۃً پیش کر دیا جائے گا۔ کیونکہ میری غرض تو صرف ثواب اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانا ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۳/۲/۱۹)

درخواست دعا

بندہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار رہتی ہے۔ بندہ کے بچے مختلف امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اہلیہ کی صحت کاملہ اور عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار فقیر اللہ آنریری انسپکٹر بیت المال)

موصیہ شعر دراصل اس طرح ہے:-

حکمتِ یونانیاں را خواندۂ

حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

احباب تصحیح فرمالیں۔

احمدی احباب کیلئے ضروری اعلان

دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اب ربوہ میں مستقل طور پر اقامت گزیں ہیں۔ اس لئے پشاور یا کھاریاں کے پتہ کی بجائے اب ان سے ربوہ کے پتہ پر خط و کتابت کیا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

تصحیح!

کتاب "حیات الآخرۃ" میں پیش لفظ کے نیچے مندرجہ ذیل شعر چھپا ہے۔

فلسفۂ یونانیاں را خواندۂ ۔ فلسفۂ ایمانیاں را ہم بخواں

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ کی جامعۃ المبشرین میں تقریر!

ہند کے مبلغ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے جامعۃ المبشرین میں آج ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے بیان فرمایا۔ کہ جب مبلغ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ اور ایک ایک کر کے تمام سہارے نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ اور سوائے خداوند قدوس کے کوئی اس کا مددگار نہیں ہوتا۔ تو خدا اپنی خاص قدرت کے ماتحت اپنے خارق عادت نشانات ظاہر کرتا ہے۔ اور ان کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا شرط یہ ہے۔ کہ آپ اپنے اندر تغیر پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ خداوند قدیر کس طرح آپ سے سلوک کرتا ہے۔

اپنی تقریر کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ ایک بات جسے آپ ہمیشہ یاد رکھیں وہ یہ ہے۔ کہ تمام قوت تنظیم اور اجتماعیت میں ہے۔ مولانا موصوف کا لیکچر قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا

(غلام باری سیف، پروفیسر جامعۃ المبشرین)

دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے کے لئے

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون ۔ سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ دینے والے مومن لوگ دنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے۔ اور اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالآخرۃ ھم یوقنون ۔ اولئک علیٰ ھدًی من ربھم واولئک ھم المفلحون ۔ یعنی نمازیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ ہی خدا تعالیٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں۔ اور وہی کامیاب رہنے والے ہیں۔ اور اس کی مزید تائید بخاری شریف کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت رسول مقبول صلعم سے دریافت کیا۔ کہ وہ کونسا عمل ہے۔ کہ جس کو اختیار کرنے سے آخرت میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کا ذکر فرمایا اس میں ایک زکوٰۃ بھی تھی۔ اس لئے اگر آپ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو پابندی نماز کے ساتھ زکوٰۃ بھی ادا کریں۔ (افسر زکوٰۃ نظارت بیت المال)

مارچ ۱۹۵۳ء میں قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر دفتر اخبار الفضل لاہور میں پہنچا دیں تا کہ وی پی کی نوبت ہی نہ آئے۔ اور اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہوتا رہے۔ ورنہ قیمت ختم ہونے پر اخبار ارسال خدمت نہ ہوگا۔ (مینیجر)

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۲۸۰	بشیر احمد صاحب	۱۴ مارچ
۲۴۴۷۶	عبد الرحمٰن صاحب	۱۴ 〃
۲۴۰۴۷	شیخ محمد بشیر صاحب	
۲۴۷۸۰	حکیم جلال الدین صاحب	۱۴ مارچ
۲۳۹۳۹	ملک عزیز احمد صاحب	۲۸ فروری
۲۱۳۲۴	حکیم رحیم بخش صاحب	۱۵ مارچ
۲۱۳۶۲	چوہدری خورشید عالم صاحب	۱۵ 〃
۲۳۷۰۹	میاں غلام محمد صاحب	۱۰ 〃
۲۴۸۲۸	چوہدری دین محمد صاحب	۱۵ 〃
۲۴۹۰۱	چوہدری پیر محمد صاحب	۲۸ 〃
۲۴۴۰۲	سردار احمد صاحب	۱۰ 〃
۲۳۷۱۲	ڈاکٹر سردار علی صاحب	۱۶ 〃
۲۳۸۲۵	چوہدری محمد دین صاحب	۱۶ مارچ
۲۴۲۹۲	حبیب اللہ صاحب میاں	۱۶ 〃
۲۴۷۷۵	محمد صادق صاحب	۱۶ 〃
۲۴۴۴۹	ملک منیر احمد صاحب	۱۶ 〃
۱۹۸۶۷	چوہدری محمد شفیع صاحب	۱۸ 〃
۲۰۶۲۳	میاں برکت علی صاحب	۱۸ 〃
۲۴۸۷۸	خواجہ محمد دین صاحب	۱۸ 〃
۲۳۷۸۸	عبد السمیع صاحب	۱۸ 〃
۲۳۷۸۷	ذکی سٹور	۱۸ 〃
۲۳۸۳۰	شیخ عظیم الدین صاحب	۱۹ مارچ
۲۴۳۰۹	محمد شریف صاحب محمد بشیر صاحب	۹ 〃
۲۴۶۷۶	حکیم فتح محمد صاحب	۱۹ 〃
۲۴۶۷۸	نور محمد صاحب میاں	۱۹ 〃
۲۴۷۵۹	چوہدری محمد یوسف صاحب	۱۹ 〃
۱۸۵۰۰	صوفی اقبال احمد صاحب	۱۹ 〃
۲۴۷۸۶	مرزا محمد صدیق صاحب	۹ مارچ
۲۱۶۶۰	میاں محمد ابراہیم صاحب	۲۰ 〃
۲۴۸۸۴	ایم اے رشید صاحب	۲۰ 〃
۲۱۶۰۹	ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب	۳۱ 〃
۱۴۸۱۲	بابو محمد عنایت اللہ صاحب	۷ 〃
۷۴۹۶۱	حفیظ الرحمٰن صاحب	۳۱ 〃
۲۴۲۹۵	محمود احمد صاحب	۲۲ 〃
۲۴۲۹۶	مختار احمد صاحب	〃
۲۳۷۱۸	چوہدری اللہ بخش صاحب	۲۳ 〃
۲۴۷۶۲	چوہدری محمد انور صاحب	〃 〃
۲۴۷۶۳	شیخ محمد عبد اللہ صاحب	〃 〃
۲۴۲۵۷	شفیع اللہ صاحب	۲۳ 〃
۲۱۰۸۶	ملک بشیر احمد صاحب	۱۵ مارچ

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۷۶۵	میاں عبد السلام صاحب	۲۴ مارچ
۲۱۱۱۵	شیخ عبد القادر صاحب	۲۵ 〃
۲۵۰۱۲	چوہدری عبد الوحید صاحب	۱۵ 〃
۲۳۸۰۱	میاں محمد دین صاحب	۲۶ 〃
۴۰۷	سیٹھ اسماعیل آدم صاحب	۲۷ 〃
۲۴۹۱۰	ملک فیروز دین صاحب	۲۷ 〃
۲۴۷۱۰	ابن حمید صاحب	۲۸ 〃
۲۴۸۲۲	محمد خان صاحب	۱۷ فروری
۱۷۴۲۹	منظور الحق صاحب	۳۱ مارچ
۲۳۷۹۷	میاں غلام نبی صاحب	۲۰ 〃
۲۳۷۳۰	منشی غلام نبی صاحب	۳۱ 〃
۲۴۲۳۶	محمد اشرف صاحب	۱۰ 〃
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	۲۱ 〃
۲۴۹۳۵	سردار خان صاحب	۳۱ مارچ
۲۴۹۳۷	بیگم افتخار احمد صاحب	〃 〃
۲۴۱۵۵	خواجہ محمد شفیع صاحب	۳۱ 〃
۲۴۳۰۶	ماسٹر محمد صاحب	۳۱ 〃
۲۱۴	بیگم محمود عثمان صاحب	۳۱ 〃
۲۸۷۱	خانصاحب بہادر ملک صاحب خان نون	۳۱ 〃
۴۰۰۸	چوہدری فتح محمد صاحب	〃 〃
۴۱۲۳	کرنل نظام الدین صاحب	〃 〃
۴۷۵۷	چوہدری محمد شریف صاحب	〃 〃
۶۷۷۵	غلام سرور صاحب	〃 〃
۹۸۵۶	عزیز محمد خان صاحب	〃 〃
۱۰۸۷۶	ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب	〃 〃
۱۶۳۲۳	سید شرافت حسین صاحب	〃 〃
۱۷۱۲۳	فضل محمد صاحب	〃 〃
۲۰۰۷۷	سید داؤد مظفر شاہ صاحب	〃 〃

نمبر	نام	تاریخ
۲۰۵۰۶	لطیف احمد صاحب طاہر	۳۱ مارچ
۲۰۶۹۶	حکیم عبد الرحمٰن صاحب شمس	〃 〃
۲۱۲۴۰	شیخ رحمت اللہ صاحب	〃 〃
۲۱۴۰۰	مولوی عبد القادر صاحب	〃 〃
۲۱۴۲۲	ملک عنایت اللہ صاحب	〃 〃
۲۱۷۰۱	میاں جلال الدین صاحب	〃 〃
۲۱۹۴۴	چوہدری محمد حسن صاحب	〃 〃
۲۲۰۴۳	سید حبیب الرحمٰن صاحب	〃 〃
۲۳۴۷۹	سید خادم حسین شاہ صاحب	یکم اپریل
۲۴۸۹۸	چوہدری محمود دین صاحب	۳۱ مارچ
۲۴۹۰۰	چوہدری رحمت اللہ صاحب	〃 〃
۲۴۹۰۵	ماسٹر بدر الدین صاحب	〃 〃

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۹۰۷	محمود احمد صاحب	۳۱ مارچ
۲۴۹۱۱	حکیم محمد ابراہیم صاحب	〃 〃
۲۴۹۲۵	محمد دین صاحب	〃 〃
۲۴۹۲۶	نذیر احمد صاحب	〃 〃
۲۴۹۳۲	چوہدری غلام قادر صاحب	〃 〃
۲۲۰۹۴	میاں غلام احمد صاحب	〃 〃
۲۴۱۱۲	چوہدری عبد الغنی صاحب	〃 〃
۲۴۱۳۶	سردار رفیق احمد صاحب	〃 〃
۲۴۹۵۹	ڈاکٹر لال دین صاحب	〃 〃
۲۱۰۵۲	چوہدری اللہ رکھا صاحب	〃 〃
۲۴۷۷۲	عابد حسین صاحب	〃 〃
۲۳۴۱۴	میاں عبد الرحمٰن صاحب	〃 〃

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے (پتے خوشخط ہوں) ان کو مناسب لٹریچر روانہ کیا جائیگا

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

امریکی پالیسی پر سیام میں اظہار تشویش

بنکاک ۲۱ فروری۔ اگرچہ فارموسا کے سمندر سے امریکی بیڑے کو نکال لینے کے فیصلہ پر سرکاری طور پر تو کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ مگر یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت سیام کو اس امریکی اقدام کے خلاف کوئی خاص اعتراض نہیں ہے

لیکن سیام کے معتبر حلقے امریکہ کی اس تجویز سے بہت متفکر ہیں کہ چین کے ساحل کی ناکہ بندی کر دی جائے۔ ان کا خیال ہے کہ اس اقدام کا بدلہ چین روسی اسلحہ اور امداد لینے کی کوشش کریں گے۔

سیام اسلئے بھی بہت مشکل صورت میں گھرا ہوا ہے۔ کیونکہ جنگ کے بعد سے بہت زیادہ امریکی مالی اور فنی امداد حاصل کر کے وہ امریکہ کے زیر بار ہے (اسٹار)

برطانیہ خطہ سویز میں فوجی خلاء پیدا کرنیکی شدید مخالفت کرے گا

لندن ۲۱ فروری۔ برطانیہ کے سرکاری حلقے حتمی طور پر ایسے خیالات کی تردید کرتے ہیں کہ خطہ سویز کے متعلق اینگلو مصری گفت و شنید آسان اور مختصر ہوگی قاہرہ کے بعض حلقوں کا بیان ہے کہ بات چیت اگلے ہفتے شروع ہو جائے گی۔

توقع ہے کہ فریقین کی طرف سے بات چیت میں حصہ لینے والے نمائندے اب زیادہ فراخدلی اور وضاحت کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے متمنی ہیں۔ (اسٹار)

بقیہ لیڈر صـ۲

کہ حقیقی فتنہ کو اچھی طرح پہچان کر ہمارے ملک کے شریف عناصر متحد ہو کر اٹھیں اور اسلام اور پاکستان کو ان فتنہ پرداز عناصر سے محفوظ کرلیں ہم کو یقین ہے کہ جب شرفا اٹھیں گے تو یہ شریر عناصر ختم ہو جائیں گے۔ ہمارے ملک کی شرافت اس وقت بیجا طور پر ان سے خائف ہے۔ وہ اپنی طاقت کو نہیں سمجھتی۔ لیکن جلد یا بدیر اگر پاکستان کو زندہ رہنا ہے۔ اور اللہ تعالٰے اسکو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ تو ہمیں امید ہے کہ ہمارے ملک کی شرافت ضرور بیدار ہوگی۔ اور وہ وقت آن پہنچا ہے۔ کیونکہ فتنہ پرداز عناصر کی پیدا کردہ تلخیاں اپنے کمال کو پہنچ چکی ہیں۔

دوسری بات کہ اس امر کا حقیقی علاج کیا ہے اور وہ کیا نسخہ ہے جسکے استعمال سے مختلف فرقے اپنے اپنے عقائد اور اپنے اپنے مفہوم قرآن و سنت کی حفاظت کے لئے جدا جدا مطالبات کرنے سے رک جائیں تو جان لینا چاہیئے کہ اس کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ علاج یہ ہے کہ ریاست کے بنیادی اصولوں کو تمام فرقہ وارانہ اختلافات سے بالا رکھا جائے۔ اور ان میں خاص طور پر یہ شق رکھی جائے کہ ایک فرقہ کی تعبیر کو کسی صورت میں بھی دوسرے فرقوں پر نہیں ٹھونسا جائیگا یہی ایک چیز ہے جو ملک کو فرقہ پرستی کی لعنت سے محفوظ کر سکتی ہے

مودودی صاحب اور انکی جماعت بھی ذمہ دار ہے

مودودیوں کے اخبار روزنامہ "تسنیم" میں میاں طفیل محمد صاحب قیم جماعت اسلامی پاکستان جس کے امیر مودودی صاحب ہیں۔ اپنی جماعت کے ارکان متفقین کی طرف سے مندرجہ ذیل ہدایات شائع ہوئی ہیں۔

"ہمارے پاس مختلف مقامات سے کارکنان جماعت کے یہ استفسارات آرہے ہیں کہ مجلس عمل حلف ناموں پر دستخط کرا رہی ہے۔ اور جماعت اسلامی کے ارکان اور متفقین سے بھی ان پر دستخط کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں جماعت کے کارکنوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس عمل دراصل آل مسلم پارٹیز کنونشن کی بنائی ہوئی ایک مشترک مجلس ہے۔ اس میں شریک ہونے والی جماعتیں اپنی اپنی تنظیم کو برقرار رکھتے ہوئے شریک ہوئی ہیں۔ مجلس عمل کسی مستقل جماعت کا نام نہیں ہے۔ جس کا اپنا کوئی نظام ہو۔ اس لئے جماعت اسلامی کے ارکان اور متفقین کو اس کے کسی حلف نامے پر دستخط کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب کسی متفقہ عمل کا فیصلہ ہوگا۔ تو جماعت کی طرف سے ان کو جو ہدایات دی جائیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔"

اس کے علاوہ چند امور اور بھی ایسے ہیں۔ جن کی اس موقع پر وضاحت کر دینی ضروری ہے۔

۱۔ جماعت کے کارکنوں کا کام ان ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ جو جماعت اسلامی کے مرکز سے ان کو ملیں۔ یہ بات نظام جماعت کے خلاف ہے۔ کہ ہمارے کارکن کسی دوسرے نظام کے احکام پر عمل کرنے لگیں۔

۲۔ کوئی ایسا پروگرام جو مجلس عمل کے نام سے پیش کیا جا رہا ہو۔ اس وقت تک تسلیم نہ کیا جائے۔ جب تک کہ وہ مرکزی مجلس عمل کی طرف سے نہ ہو۔ پروگرام بنانے کے لئے مرکزی مجلس عمل کا اجلاس ابھی ہونے والا ہے۔

۳۔ جماعت اسلامی کے کارکنوں کو اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جو جدوجہد بھی کی جائے۔ اس میں کسی قسم کی بد امنی و بے آئینی نہ ہونے پائے۔ اور نہ کوئی بات تہذیب و شائستگی کے خلاف ہو۔" (تسنیم لاہور ۲۱ فروری)

یقیناً یہ ہدایات مودودی صاحب کے کہنے پر ہی جاری کی گئی ہیں جس سے ان کا مطلب یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ان کو محسوس ہوتا ہے کہ اگر بفرض محال ان کی جماعت خود نہیں تو کم از کم ان کے شرکائے کار ایسے عناصر ہیں۔ جن سے بد امنی۔ بے آئینی اور تہذیب و شائستگی کے خلاف حرکات کا یقینی خطرہ موجود ہے چنانچہ احرار یوں کے اخبار اور رسائل میں ایسی باتیں شائع ہو رہی ہیں۔ اور خود روزنامہ تسنیم میں بھی جو آل پارٹیز کنونشن کے جلسوں کی روئیداد شائع ہوئی ہے اس سے بھی یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ فتنہ پرداز عناصر ضرور بد امنی بے آئینی اور تہذیب و شائستگی کے خلاف حرکات کے مرتکب ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مودودی صاحب کی اپنی تقریروں اور بیانوں میں بھی ویسی ہی اشتعال انگیزی ہے۔ جیسی کہ دوسروں کی تقریروں میں۔

اگر خدا نخواستہ ہمارا قیاس درست ہے۔ تو مودودی صاحب یا ان کے مشیر ایسی حرکات کی ذمہ داری سے محض ان ہدایات کے جاری کرنے سے بری الذمہ نہیں قرار پا سکتے۔

مودودی صاحب اور ان کے مشیروں نے اپنے شرکائے کار کا خود انتخاب کیا ہے۔ اور وہ اس فتنہ کے ہر مرحلہ میں ان کے پورے پورے ساتھی رہے ہیں۔ اور ہم کو ایسی معلومات پہلے بھی پہنچتی رہی ہیں۔ اور اب بھی پہنچ رہی ہیں۔ کہ اسلامی جماعت کے ارکان یا متفقین احراریوں اور دوسرے فتنہ پرداز عناصر کے ساتھ ہر معاملہ میں برابر کے شریک رہتے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مودودی صاحب یا ان کے اشارے پر ان کے قیم نے یہ ہدایات محض فریب دینے اور اپنی بریت کے لئے قبل از وقت جاری کر دی ہیں۔ بہت ممکن ہے۔ بلکہ اغلب ہے۔ جیسا کہ ایک شریف انسان کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ یہ ہدایات نیک نیتی سے جاری کی گئی ہیں۔

اس لئے ہم اسی حسن ظنی کی بناء پر ہی مودودی صاحب اور ان کے مشیروں سے عرض کرتے ہیں۔ کہ گو یہ ہدایات نیک نیتی سے ہی کیوں نہ جاری کی گئی ہوں۔ پھر بھی اگر فتنہ پرداز عناصر نے کسی بدعنوانی کا مظاہرہ کیا۔ تو اس کی ذمہ داری ان پر بھی ویسی ہی ہوگی۔ جیسی کہ اصل مرتکبین پر۔ کیونکہ وہ ان کے شریک کار ہیں۔ اور اگر ایک کو کسی میں سے دس قدم بھی وہ ان کے ساتھ گئے ہیں۔ تو وہ ہر مرحلہ میں انتہا تک ان کے شریک کار ہی سمجھے جائیں گے۔ اور ویسے ہی ذمہ دار ہوں گے جیسا کہ وہ۔

از روئے قانون اور از روئے اسلام ان کی یہی پوزیشن ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو۔ کہ انہوں نے اپنے شرکائے کار کو بد امنی بے آئینی اور تہذیب و شائستگی کے خلاف حرکات کو عملاً بزور روکنے کی اپنے جان و مال کی قربانی دینے کی حد تک کوشش کی۔ اب محض بیان ان کو بری نہیں کر سکتا۔

اگر مودودی صاحب کی نیت نیک ہے۔ تو وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری کو بھی ضرور محسوس کرینگے۔

پنڈت نہرو خواجہ ناظم الدین کو دہلی آنے کی دعوت دینگے؟

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ خواجہ ناظم الدین اور پنڈت نہرو کے درمیان ابھی تک خط و کتابت جاری ہے۔ مگر ابھی تک یہ بتانا قبل از وقت ہے کہ دونوں وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات ہوگی یا نہیں ——— ابھی تک ملاقات کے مقام کا بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کی وجہ سے یہ امر بھی مشتبہ ہے کہ آیا پنڈت نہرو طویل عرصہ تک دہلی سے باہر جا سکیں گے یا نہیں۔ اسلئے ان حالات کے تحت باخبر حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر نہرو وزیر اعظم پاکستان کو دہلی آنے کی دعوت دیں گے۔

خواجہ ناظم الدین اور پنڈت نہرو کے درمیان یہ پہلی ملاقات ہوگی۔ اور دہلی کے سیاسی حلقے ان دونوں کی ملاقات کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی فٹ بال ٹیم بھارت آرہی ہے

بنگلور ۲۱ فروری۔ میسور فٹ بال ایسوسی ایشن کی بنگلور کمیٹی کے سیکرٹری نے بتایا ہے کہ موجودہ انتظامات کے مطابق جنوبی افریقہ کی فٹ بال ٹیم ۱۳ مئی کو ڈربن سے بھارت کے دورہ پر روانہ ہو کر ۲۵ مئی کو بمبئی پہنچے گی

انہوں نے بتایا کہ ٹیم بھارت میں ۱۱ میچ کھیلے گی جن میں سے تین ٹیسٹ میچ ہوں گے۔ ان کے علاوہ کلکتہ میں نمائشی میچ کھیلے جائیں گے۔ (اسٹار)

مجلس عربی

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام

چوبیس فروری ۱۹۵۳ء کو بروز منگل سوا دو بجے بعد دوپہر مولانا غلام احمد صاحب فاضل شعبہ دینیات تعلیم الاسلام کالج

"ایران و روم کے ساتھ ابتدائی اسلامی جنگوں کی وجوہات"

کے موضوع پر کمرہ نمبر چوبیس میں مقالہ پڑھیں گے

انشاء اللہ۔

ڈاکٹر بی اے قریشی پرنسپل اورینٹل کالج لاہور صدارت فرمائیں گے۔

ارباب ذوق سے شرکت کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس عربی)